میرا دوست، میرا ہمدم

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

وہ میرا دوست، ہمدم　　ہمدرد تھا وہ ہر دم
آنکھیں ہیں میری پُرنم　　دل درد میں سمویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
''اُستاذ'' ہم تھے کہتے　　باتیں ہی سنتے رہتے
علم و ادب کا بہتا　　دریا تھا ایک گویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
میں کیا کہوں کہ کیا تھا　　چلنے میں وہ صبا تھا
اِک پیکرِ حیا تھا　　اُف بیج غم کا بویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
''ملتان'' میں پلا تھا　　''اُملج'' سے وہ چلا تھا
تہذیب میں ڈھلا تھا　　مہر و وفا کا جویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
ماں باپ کا وہ جایا　　وہ عید پر تھا آیا
''مکہ'' سے پیار لایا　　''مَعَلٰی'' میں جا کے سویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
وہ باپ کا دُلارا　　وہ اپنی ماں کا پیارا
اِک عبقری ستارا　　جا آسماں پہ سویا
　　　　میں بے تحاشا رویا
اِک واقعہ ہے یارو!　　دم مت، حبیبؔ مارو
ہر بات اُس سے ہارو　　مالک ہے سب کا گویا
　　　　میں بے تحاشا رویا